© rasailojaraid.com

وزیراعظم نے جب بھی ایسی صورت حال پہ وسیع مفہوم کی گفتگو کرنی ہوتی ہے وہ فارن پالیسی کو ہی انٹرولیو یتی ہیں اگر یہ مسائل اندرونِ ملک "ڈسکس" کرنے سے انہیں گرانی ہوتی ہے تو پھر ملکی وقومی مسائل کو بیرون ملک لیجانے کا کیا جواز ہے وزیراعظم یہی گفتگو اندرون ملک صحافیوں سے بھی تو کر سکتی ہیں اور اگر وہ چاہتی ہیں کہ "اندر کی بات باہر کی سکرین پر" نہ آئے تو جمہوریت کے اُصول "کچھ لو اور کچھ دو" کے تحت صدر غلام اسحٰق سے "اندر ہی اندر معاملات طے کرلیں۔ وہ صدر بھی ہیں اور بے نظیر اور ان کے والد مرحوم کے بزرگ و "محسن" بھی اور اپنے محسنوں کو یوں سرعام رسوا کرنا اچھی روایت نہیں۔

دولر بیراج

صدر محمد ایوب خان مرحوم، پنڈت جواہر لعل نہرو اور اے بی آئیلف کے دستخطوں سے دریاؤں کے پانی کا ایک معاہدہ ہوا تھا جسے سندھ طاس کا معاہدہ کہا جاتا ہے جس میں یہ طے پایا تھا کہ بھارت دریائے چناب یا جہلم پر دس ہزار ایکڑ فٹ سے زیادہ پانی جمع نہیں کر سکتا۔ مگر موجودہ حکومت نے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے ۲۴ لاکھ ایکڑ فٹ پر پانی جمع کرنے کی "نوشیروانی" روایت دھرائی ہے اور دھائی یہ دی جارہی ہے کہ ہم نے بہت سی دوسری شرائط منوا کر ۲ لاکھ ۹۰ ہزار فٹ کی اجازت دی ہے اور اس سلسلہ کی اہم بات یہ ہے کہ اس سارے معاملے میں صدر غلام اسحٰق کو بے تعلق اور بے خبر بھی رکھا گیا ہے (جنگ ۳۰ اگست)

کیا اچھا ہوتا کہ حکمران ان قومی و ملکی مفادات سے بھی قوم کو آگاہ کر دیتے جو اتنی بڑی "قربانی" سے قوم و ملک کو حاصل ہوئے جس سے یہ معلوم ہو جاتا کہ واقعی پی پی پی کی حکومت نے یہ سودا "سستا" کیا ہے لیکن کیا کیا جائے اس آنت کا کہ پاکستان اس سے پہلے بھی اسی قسم کی روایتیں قائم کر چکا ہے ظفراللہ نے گورداس پور اور کشمیر بھارت کو بخشا۔ ایوب خان نے بلوچستان کا بہت بڑا علاقہ ایران کو "ہدیہ نذرانہ" کیا اور موجودہ وزیراعظم کے والد ماجد بھٹو صاحب نے "اُدھر تم اِدھر ہم" کے اعلانِ خود کیساتھ ہی سونار بنگال "بنگالیوں" کے حوالے کیا۔ ضیاء الحق کے دور میں غل ہوا کہ سیاچن کی چوکی بھارت چھین کے لے گیا اور اب ۳ لاکھ ایکڑ فٹ پانی جمع کر کے مرحمتِ خسروانہ؟

اس پہ بھی اعتراض ہوا، قوم چیخی پکاری تو عوام کے کان میں یہی لوری دی گئی کہ:

"ہم نے گھاٹے کا سودا نہیں کیا ہم نے بہت سی شرائط منوائی ہیں جس سے پاکستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو بہت نفع ہوگا۔

لیکن ان کے مرنے کے بعد ارشاد حقانی ایسے حقانی کالم نویسوں نے خوفناک نقصانات کی فہرست جنگ کے سینے پر لشکاری اور آنے والی حکومت سے اشیرواد حاصل کرلی۔

سیاچن گلیشیر: موجودہ حکومت کی بہت بڑی کامیابی کہ راجیو پاکستان آیا اور پاکستانی وزیر اعظم سے کھل کے خلوت و جلوت میں باتیں ہوئیں اور سیاچن گلیشیر جیسے ضیاء الحق کی آمریت نے نظر انداز کر دیا تھا کہ وہاں گھاس بھی نہیں اگتی اور موجودہ حکومت کے وزیر دفاع غلام سرور چیمہ نے سیاچن کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ مرزائی خاندان سے متعلق ہیں نے کہا کہ سیاچن مردہ گڑھا ہے۔ بینظیر دوبارہ تشریف لے گئیں تو آواز آئی کہ اب وہاں پھول بھی اُگنے لگے ہیں۔

راجیو کی کہہ مکرنیوں کا ہماری وزیر اعظم صاحبہ کو بہت افسوس ہے اس لئے اب پھر سیاچن پر فوج کی تعیناتی بہت ضروری ہے اور جرنیل و عوام ایک ہو گئے ہیں۔ (جنگ ۳۰ اگست)

ع ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

"نالۂ غم"

انا للہ و انا الیہ راجعون

فوکر طیارہ

ملتان میں ہمارے کرم فرما جناب حکیم محمد حنیف اللہ سہوترہ کا کڑیل جوان فرزند ارجمند ملتان میں ہوا بازی کا فن سکھاتے ہوئے پرسوں نے جنت پرواز کر گیا۔ منیب بہت ہی کم گو، ہنس مکھ، دھن کا پکا اور من موجی جوانِ رعنا تھا اسکی موت نے سینکڑوں بوڑھوں اور ہزاروں نوجوانوں کو خون کے آنسو رلائے۔ اہل خانہ کی غم و اندوہ کی حالت تو دیکھی نہ جاتی تھی ہر شخص غم کی وادی میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا تھا ایسے معلوم ہوتا تھا منیب سب کی آشاؤں کے آسمان کا تارا تھا جس کے ڈوب جانے سے ڈوب ڈوب گئے دل پیاروں کے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ابھی ہم سب اس بحر غم میں ڈبکیاں لے رہے تھے کہ اور بہت سی ماؤں کے لال بہنوں کے ویر معصوم امنگیں دلوں میں لئے عزیز و اقارب کی منتظر نگاہوں اور خوشیوں کے چراغ گل کر گئے۔ گلگت سے اسلام آباد

© rasailojaraid.com